ماہنامہ ”الرحیم + الولی“ کا اشاریہ

زندگی کا ہر شعبہ چاہے وہ مذہب، تقابل ادیان، میڈیکل، سائنس، کمپیوٹر، ادب، اقبالیات، صنعت و حرفت، طب یعنی کہ ہر شعبۂ حیات میں ایسے ایسے ماہرین اور یگانہ روزگار افراد اس ملک و ملت کو حاصل ہوئے ہیں۔ جس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن ہمارے ہاں حکومت و عوام دونوں کی طرف سے بہت کم ایسے افراد کی قدر کی جاتی ہے، یہ ایک قومی المیہ ہے۔

علوم کے شعبوں میں نہایت اہم شعبہ تحقیق کا ہے، یعنی آپ کسی بھی کام کو لیں تو اُس پر پہلے تحقیق کرنا ہوتی ہے یا پہلے سے موجود تحقیق سے استفادہ کرکے اگلی تحقیق کی راہ ہموار ہوتی ہے اور اُس کے بعد ہی اُس پر مزید کام ہوتا ہے اور پھر اُس کے نتائج وغیرہ سے زندگی کے معاملات میں مدد لی جاتی ہے۔ جس طرح تحقیق کے بغیر کسی بھی شعبہ میں کام کرنا ممکن نہیں ہوتا، اسی طرح تحقیق کی دُنیا میں اشاریہ اور تحقیق کے بغیر تحقیق کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ یعنی کسی بھی موضوع پر تحقیق کرنے سے قبل اُس موضوع پر پہلے سے موجود تحقیق اور اُس موضوع پر شائع شدہ یا غیر مطبوعہ لوازمہ چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو اُن کو سائنٹیفک انداز میں مرتب کرنا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جب تک آپ کو یہ پتا نہ چلے کہ آپ جس موضوع پر کام کر رہے ہیں اُس پر دنیا میں کس کس زبان اور کس کس طرح کا کام ہو چکا ہے آپ کی تحقیق اُدھوری رہے گی۔ ...... تحقیق کے اس اہم ترین لوازمے جس کو لائبریری سائنس کی دُنیا میں اشاریہ و کتابیات کا نام دیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اس موضوع پر کام کرنے والے صرف دو چار افراد ہی ہوں گے۔ لیکن اس میدان میں سب سے زیادہ کام کرنے والا ایک ہی فرد ہے جس کا تعلق پاکستان کے علمی و تاریخی شہر لاہور سے ہے، اُس کا نام محمد شاہد حنیف ہے، مجھے اُن کے کام سے تعارف بہت عرصہ سے ہے، وہ پاکستان کے واحد نوجوان ہیں جنھوں نے تحقیق کے میدان میں اہل علم، محققین اور طالب علموں کی آسانی کے لیے اس موضوع پر اپنی نوعیت کا اتنا کام کیا ہے، جس کی مثال کم از کم برصغیر پاک و ہند میں نہیں ملتی۔ وہ صرف ایک دو افراد کے ساتھ پورے ادارے کا کام کرتے نظر آتے ہیں، اُن کے مرتب کردہ اشاریوں کا قدیم و جدید اشاریوں سے موازنہ کرنے پر پتا چلتا ہے کہ موصوف نے اس میدان میں کس قدر علمی و تحقیقی انداز میں قابل قدر کام کیا ہے۔

موصوف پاکستان کے پچاس سے زائد دینی، علمی اور ادبی اداروں کے مجلّاتِ علمیہ کے اشاریے مرتب کرکے اہل علم و قلم سے داد پا چکے ہیں۔ ان اداروں میں صرف چند دینی ادارے ہی